نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ معہ محصول

نمبر ۳۰ - جلد ا | لودیانہ ۲۵ ستمبر ۱۸۷۳ء | قیمت ۳ پائی

بحث و مباحثہ

اسبات کے ثبوت کی ہم چنداں ضرورت نہیں سمجھتے کہ مباحثہ اگر صاف دلی اور فایدہ کی غرض سے عمل میں آوے تو فی الحقیقت انکشاف ثابت و اصلیت امر مطلوب کیواسطے ایک نہایت عمدہ اور معقول ذریعہ ہے کیونکہ ہمارے خیالات کی ترقی - ہمارے علم کا فروغ اور ہمارے طریق معاشرت کی تہذیب بہت کچھ اُسی پر ہی منحصر ہے اور چونکہ وہ نیک فوایدکا چشمہ دماغ کا تنقیہ اور عقل اور علم کا صیقل ہے ہم اپنے خیالات دوسرے پر ظاہر کرکے اُسکی اندرونی لیاقت سے خود واقف ہوتے ہیں اور اسطور تعین ایکدوسریکو کامل فایدہ پہنچاتے ہیں - متکلم اپنے عیب کو دیدہ بسخن اصلاح نہ پذیرد - مگر فریق مباحثہ کو بجالت بحث راست گفتاری نیک نہادی طرفین کی خیرخواہی اور نیک مزاجی ضرور مد نظر رہنی چاہیئے اور اگر بجاے اسکے خود غرضی شہرت نفسانی بیفایدہ جھگڑا اور حسد ایک دوسریکو دھوکا اور فریب دہی اور آپسمیں کی خواہ مخواہ ذلت و توہین کی نیت ہو تو اس بحث کا انجام بجز تضیع اوقات مفت کی تکلیف ایکدوسریکی رنجش لوگونکی ہنسی اور اپنا قدر اور قیمت کھو بیٹھنے اور کیا ہوگا - بحث کا رواج جماعت انسانی میں بہت مدت سے چلا آتا ہے اور اکثر برانے مباحثے اغراض خود نمائی یا دوسریکو ایذا رسانی سے سوا اور طرفین کی خیرخواہی اور عام فیض رسانی سے ملو پاے جاتے ہیں - چنانچہ سنسکرت کے قدیمی کتب چھ درشن اتیرہ جین وغیرہ کے مباحثہ سے بھرے ہوئے ہیں - قدیم یونانی کلدی فارس عرب وغیرہ کی مفید ابحاث کے نتایج بمضامین مختلفہ موجود اور جبکہ اُنسے امرحق کی تسلیم اور بطلان کی تردید بالکم و کاست منشرح ہے تو اسیواسطے نہایت مفید متصور ہوکر درس تدریس کا ذریعہ ٹھہراے گئے ہیں - اور جب مطبع کے ایجاد نے تعلیف تعلم و رسانی کو بہت کچھ گھٹا دیا تو اس مفید طریق ترقی نے اور ترقی پائی یعنے تصنیفات کا ریویو خیالات کی نکتہ چینی اُن پر منصفانہ عذر اور اُنکے حسن و قبح میں بلا طرفداری رائے دینا اگر آگے کبھی کبھی ہوتا تھا تو پھر سالیانہ ہونے لگا بعد ششماہی اور سہ ماہی تک نوبت پہنچنے لگی اور جب مطبع نے اپنا فیض آفتابیہ عام کر دیا تو عالم لوگ عشرہ ہفتہ پر ہی منحصر نرکھکر ریویو بیگانہ روز و مسا یعنی دن میں وہ اس مفید شغل میں مشغول ہوئے محض اس غرض سے کہ تکلیف کم اور فایدہ کثیر حاصل ہووے اور جہانتک ممکن ہو تصنیفات اور مضامین کی تردید یا تسلیم دلایل عقلی نقلی اور قوت علمی و مدرکہ سے نہایت صفائی کے ساتھہ کریں - مگر افسوس تا ہم اپنے ملک میں مفید بحث کا نام و نشان تک بھی نہیں دیکھتے - ریویو کا یہ حال ہے کہ اگر مصنف سے رابطہ اتحاد یا اُس سے کسی قسم کی امید بطور انعام یا اپنی تعریف + یا از راہ ہی گو نیم تو مرا حاجی بگو + مطمح نظر ہے تو اس بچارہ کی جھوٹی تعریف کو حد سے مبالغہ سے عالم بالا پر پہنچا دیتے ہیں اور اگر اُس سے شاید رابطہ گرانی ہی یا کچھ بھی نہیں تو اُسکی واجبی قدر سے بھی اغماض کرکے اپنی لیاقت زبانی اور طلاقت لسانی کے زور سے تحت الثری میں گھسیٹ دیتے ہیں - عام مباحثہ کا یہ حال ہے کہ مناظرہ تو ایکطرف بلکہ مکابرہ سے بھی گذر کر مجادلہ تک پہنچگیا ہے جو بد نہاد اور وحشی خیالات کا نتیجہ ہے خود فرقہ عالیہ و فایع نگار وں میں سے خواہ ولایتی ہوں یا دیسی جو پہلے درجہ کے مہذب بلکہ تہذیب کے پھیلانیوالے اور عام فیض کے پہنچانیوالے مشہور ہیں بعض اصحاب کا خیال بہمالیٰ ناشایستہ ایکدوسرے پر بزرگی یا غلبہ حاصل کرنا ہوتا ہے بلکہ کوئی کوئی صاحب تو غیر مہذبانہ الفاظ کے استعمال کو جن سے اشارہ اور کنایہ مذمت اور ہجو توہین اور تذلیل صاف ٹپک رہی ہے اپنا فخر سمجھتے ہیں اور فحش اور مغلظات سخت کلامی اور جنگی الفاظ کو نہایت فصاحت اور خوش بیانی لیاقت اور علمی سے دارد دیگر صدر میں اپنی تعریف کے خواہاں ہوتے ہیں مثلاً کوئی کسیکو مارواڑی کہتا ہے کوئی اُسکی تائید میں اپنی طرف سے چھپی تکمہ لگاتا ہے - کوئی کسیکو پنجابی بیل اور کوئی دقیانوسی کا خطاب دیتا ہے کوئی کسی پر الحاد اور کفر کا فتوی دے رہا ہے اور کوئی کسیکو اندھا اور جاہل بنا رہا ہے کوئی کسیکو ٹٹ پونجیا بتاتا ہے اور آپ طفل مکتب کہلواتا ہے کوئی کسیکی سستی بجواتا ہے اور آپ بلبل ہزار چہچہے سناتا ہے کوئی کسیکو خیرات خور کہتا ہے اور آپ بغیر خیرات خورو نکا بھی خیرات خور بنتا ہے - غرض ایسے ہی مغلظات سے اخبارین سیاہ کی ہوئی نظر آرہی ہیں اور بعض اصحاب تو محض اور زیادہ گوئی میں یہانتک پہنچگئے ہیں کہ انکے استعمال کئے ہوئے شستہ الفاظ سے میں اپنے قلم کی زبان بھی آلودہ کرنا نہیں چاہتا!

جب یہ حال ہو تو یہ خیال کہ عام اخباروں کا پڑھنا موجب تہذیب اور شائستگی ہو میں سمجھتا ہوں کہ محض غلط ہے البتہ وہ اخبار جو خود مہذب ہیں بلاشبہ موجب تہذیب خلایق ہو سکتے ہیں اور جو بذات خود تہذیب کے محتاج ہیں تو وہ ضرور موجب بد تہذیبی خلایق ہیں۔ اڈیٹر کا منصب صحافت میں احاطہ تہذیب کا پابند ہو اور اخبار کا منشاء اشاعت شائستگی و تعلیم۔ اور جب بخلاف اسکے وہ جب اپنی ہی مرض میں گرفتار ہیں تو وہ اوروں کا علاج کیا کریگا انتقام لینا اور دوسرے کو مغلوب کرنا بیشک ایک مضبوط خواہش ہے جسنے انکے دلمیں مستحکم بیخ لگائی ہوئی ہو مگر اس خواہش کے ظہور میں انسان کو اپنا منصب اپنی عزت اپنی توقیر ضرور ملحوظ چاہیے انسان ہے جیسا کسی دوسرے کی نسبت ناجایز فعل کرنیکا مجاز نہیں ویسا ہی کسیکے حق میں ناجایز کلمات کہنے کا حق نہیں رکھتا۔ کسیکے حق میں بیجا بات کہنی ایسی ہی خراب ہے جیسا اسپر عذاب ضربیہ کا مرتکب ہونا۔ ہم سے پوچھو تو ہماری دانست میں اپنے ہم جنسکی جہالت پر ترس کھا کر دلایل عقلی سے اسکو قایل کرنا کسی نہ کسی طرح اسکا سمجھانا معقول طور سے سوال کرنا آہستگی سے جواب دینا اور اگر پھر بھی نا سمجھے تو آپ بالکل خاموش ہو جانا بہتر ہے۔ الحمد للہ کیسے خوش لوگ ہیں جنہوں نے اپنی شہوت کی شریر کو مغلوب کرکے صلح کل اختیار کی ہوئی ہے وہ غضب کی غلامی سے یک لخت آزاد ہو جاتے ہیں اور بطور زیادہ حسد سے لاغر جسم سے بجھ کے ہوئے اور شیطانی افسردہ نہیں ہوتے وہ ہجوم کشور اور خلوت کی خاموشی ہیں ایسے یکساں گذرتے ہیں جیسا آفتاب طوفانی اور ساکن موسم میں برابر آسمان پر چلتا رہتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ میرا آرٹیکل بہت بڑھ گیا ہے لہذا صرف ایک فقرہ اور لکھ کر اسکو ختم کرتا ہوں کہ اگر مطبع کی آزادی سے لوگ صرف رائے عام یا افعال حکام کی نکتہ چینی اور درستی کی بابت تبادلہ خیالات کرنیکا مجاز ہیں تو بہت خوب ہے اگر اس آزادی کا منشا کسیکو بے عزت کرنا بدنام کرنا یا خواہ مخواہ عیب لگانا ہی تو ہم خوشی سے اپنا حصہ اس شراکت سے ترک کرتے ہیں تاوقتیکہ متعلق قوانین اپنا قانون نہ بدلیں ہم دوسرے کے حقمیں فحش اور مغلظات کہنے سے دست بردار ہوتے ہیں اس خیال سے کہ خود ہم بیہودہ فحش اور مغلظات خود لکھ رہے

دہن خویش بدشنام میالا صایب · کین زر قلب بہرکس کہ دہی باز دہد

سرحدی خبریں

کار سپانڈنٹ کابل مخبر ہے کہ نایب محمد عظیم خان معطل بلخ کے دوبارہ بند و بست کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اور یہ بھی کہ کئی اشخاص جہاندار شاہ کے سراغ میں لگے ہوئے ہیں کیونکہ امیر کابل نے اسکے گرفتار کنندہ کے لئے بھاری انعام اور خطاب وعدہ کیا ہے۔

اُسی کار سپانڈنٹ کی تحریر ہے کہ نوروز خان حاکم لال پورہ اور شاہ مرد خان حاکم جلال آباد کے باہم جو کچھ تکرار ہوا تھا امیر کابل نے اسکا فیصلہ حسب مرضی نوروز خان کی کیا یعنی فرقہ شنواری کے لوگوں کو سزا دی اور نوروز خان کو خلعت عطا فرما کر رخصت کیا اور ہدایت کی کہ ہمیشہ بہنگام ضرورت سپاہ وغیرہ سے ہمکو امداد دینی ہوگی۔ امیر کابل نے شاہ مرد خان پر دس ہزار روپیہ جرمانہ کرکے حکم فرمایا کہ اگر آیندہ کو کبھی کوئی ایسا کام تم سے سرزد ہوگا تو اپنی حکومت سے برخاست کئے جاؤگے ۔ از پبلک ریویو

بمبئی ایک گجراتی اخبار میں مرقوم ہے کہ چند روز گذرے کہ ایک پارسی کا لڑکا بازار میں کئی بیش قیمت گھڑیاں فروخت کر رہا تھا اہالیان پولیس نے جب اُس سے پوچھا کہ تو نے یہ گھڑیاں کہاں سے لی ہیں اس بات کے سنتے ہی وہ ایک تالاب میں جو متصل تھا کود پڑا مگر ڈوبنے سے بچایا گیا اب وہ زیر حراست ہے۔

ڈاکہ جودھپور کی نواح میں دن چڑھتے ہی ایک سخت ڈاکہ پڑا شان کا ایک جوہری اور چند اور مسافر مقام پالی سے جودھپور کو جا رہے تھے ایک گروہ بدمعاشان نے اُن پر حملہ کرکے ۳۵۰۰ روپیہ کا مال لوٹ لیا مہاراجہ نے اس خبر کے سنتے ہی بہت سے راجپوتوں کو انکی گرفتاری کے لیے بھیجا درباری سواروں نے اُن لٹیروں کو ایک گاؤں میں جو مقام اسوپ کے متصل تھا جا پکڑا اور انکے شکار کرنے انکی گرفتاری میں سواروں کو امداد دی ہے

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب

امید ہے کہ دو ماہ حال کو رونق بخش لاہور ہوں گے اور ۳۰ دسمبر تک قیام پذیر رہینگے بعد سالیانہ دورہ شروع فرماوینگے بہاولپور و دیگر مقامات کا سرسری ملاحظہ ہوگا ۔

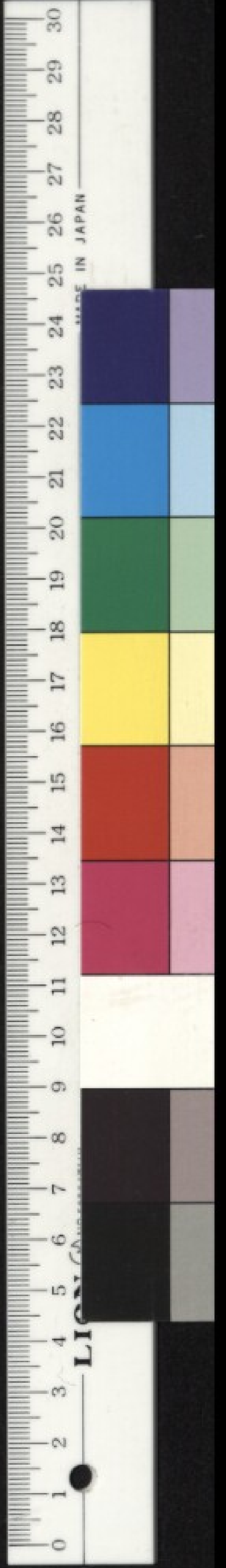
زنجبار کوئی تازہ خبر نہیں ہے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ مقام کمبرا میں گئے لیکن غلاموں میں کچھ تنگی نہیں دیکھی اب تک وہاں کے جہاز آئین شکنی کے لئے سزا پاتے اور بیش قیمت مال کے پکڑے جاتے ہیں ایک جہاز غلاموں کو جو مازمبیک سے آیا تھا جزیرہ مدغاسکر کے متصل گرفتار ہوا ۔

ایلچی یارقند جمعہ گذشتہ کے تیسرے پہر داخل بمبئی ہو کر فوراً روانہ لاہور ہوئے انکا اسباب معرفت برکت علیخان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ بہادر کی جو منجانب گورنمنٹ پنجاب ایلچی موصوف کے مہماندار ہوئے ہیں پہلے ہی پہنچ چکا ہے ۔

کپتان مول صاحب معہ ایلچی یارقند کے ۱۰ ستمبر کو داخل لاہور ہو گئے انبالہ میں مسٹر ایچیسن صاحب فارن سکرٹری جو تالیف نامی کا جواب جناب ویسرائے بہادر کیطرف سے ایلچی موصوف کو دینے کے لئے مقرر ہوئے ہیں ہمراہ ہوں گے امید نہیں ہے کہ ایلچی یارقند ایکدن سے زیادہ لاہور میں ٹھہریں گے کیونکہ جہانتک جلدی سے ہو سکے انکا سرحدی نگر اور وہ انکے یارقند میں پہنچنا ضرور ہے ۔

حکم جدید جناب ویسرائے بہادر کی خدمت میں ایکدفعہ ایسا سبب عرضی کسی دفتر پولیس کے ہیڈ کلرک کی لکھی ہوئی پہنچی جو موقوف شدہ ملازمان پولیس نے لکھائی تھی اب جناب ممدوح نے آیندہ کے لئے میں قطعی ممانعت فرمائی ہے کہ آیندہ کو کوئی ملازم سرکار عرضی کسی یا منفعت کسیطرح کی تحریر نہ کرے جب تک کہ گورنمنٹ سے پہلے اجازت حاصل نہ کرلے ۔

پیشکش جناب ویسرائے و گورنر جنرل بہادر نے حضور ملکہ معظمہ کی خدمت میں تمام مروج سکے ہندوستان کی مہر سے لیکر



بانی یک طلائی بنواکر بطور پیشکش کے بھیجے ہیں جو کمال ہنر و لطافت سے کلکتہ کی ٹکسال میں بنے ہیں۔

غازی پور ۷ ستمبر کی صبح کو ایک سخت واردات واقع ہوئی یعنی شیخ محمد جان پلیڈر سول کورٹ کا سرتن سے جدا پایا گیا اور بہت ہی خون بہہ رہا تھا معلوم ہوتا ہی کہ کسی تیز اوزار سے انکو اسوقت کاٹا گیا جبکہ وہ غافل سو رہا تھا یہ بیرحمی کا کام قاتل نے ایسی آہستگی سے کیا کہ پاسکے سونیوالونکو صبح تک خبر نہوئی لہو کو دیکھ کر وہ ڈر گئے اور پکار اٹھے کہ کسی نے خون کر دیا اسی اثنا میں قاتل جو مقتول کا ملازم تھا جبکہ بھاگ گیا اور اپنے خون آلودہ کپڑونکو بدل کر گھاٹ کے ٹھیکیدار سے کہا کہ مجھے دریا سے عبور کرا دے جب اس سے پوچھا گیا کہ تو کون ہی اسنے چلا کر اپنے جرم کا اقرار کیا فوراً گرفتار کر کے مجسٹریٹ کے سامنے پہنچایا گیا جس نے معہ بڑا افسر انکے موقع واردات پر جاکر ابتدائے تحقیقات کے مجرم نے اپنے جرم کا صاف اقرار کر کے بیان کیا کہ مقتول کے چاپی بردار سے میں نے تلوار لی تھی اب دونوں حوالات میں ہیں امید ہی کہ دونوں سزایاب ہونگے ۔ (از [illegible])

ٹیمس آف انڈیا مطبوعہ ۱۳ ستمبر میں مرقوم ہی کہ قاتل کو ایک ہفتہ بیشتر باعث کسی غفلت کے جوتیوں سے مارا تھا جس سے ناراض ہو کر اس نے انتقام لینے کا ارادہ اسیوقت دلمیں ٹھان لیا تھا بہرام خانکو جو شیخ محمد جان صاحب کے خانگی امورات میں مختار کل تھا اپنے مطلب کے پورا کرنے میں شریک کیا ۹ ستمبر کی رات کو جب انکا آقا گہری نیند میں تھا دو ضرب تلوار لگائیں جس سے سرتن سے جدا ہو گیا دونوں نے جرم کا اقبال کیا جس پر مجسٹریٹ صاحب نے زیادہ تحقیقات فضول سمجھکر انکو سپرد سیشن کیا اسی روز مسٹر سانڈرسن صاحب جج بہادر نے اجلاس سیشن فرما کر دونوں کے واسطے حکم پھانسی کا سنایا اور مثل واسطے منظوری کے ہائی کورٹ میں بھیجدی بہرام خان کو اپیل کے لئے ایک ہفتہ کی مہلت دی گئی۔ مقتول کے ملازمان میں سے ایک اور پر شبہہ ہو دیکھا چاہئے اسکی نسبت کیا تجویز ہوتی ہی شیخ محمد جان صاحب علاوہ اسکے کہ سول کورٹ میں اول درجہ کا پلیڈر تھا وہ نہایت ہی معزز تھا اور مقدمات میں تندہی اور سرگرمی سے پیروی کرتا تھا کہ تھوڑے عرصہ میں اپنے ہمسران سے فوقیت حاصل کی ہندوستانی اور یورپین اسکی برابر عزت کرتے تھے ۔

عجیب خبر حوالات ضلع الہ آباد کے مجسٹریٹ کے یہاں ان دنوں ایک عجیب مہمان وارد ہوا ہی یعنی ایک لڑکا جسنے کئی سال بھیڑیوں کے ساتھ بسر کر انہیں سے پرورش پائی ہی بالکل اسکی عادت بھیڑیونکی سی ہی خاص اسکا بیان یوں ہی کہ جب میں ایک برس کا بچہ تھا ایک بھیڑیا مجکو اٹھا لیگیا اور کئی برس تک میں انکے ساتھ رہا ایک افسر جو شکار کھیلنے گیا تھا مجھے دیکھ کر لکھنؤ میں لے آیا۔ گمان ہوتا ہی کہ اس لڑکے کے رشتہ دار ضلع الہ آباد میں ہونگے گر وہاں کے حکام کو اس امر کی کچھ اطلاع نہ ملیگی اس لڑکے کی عادات عجیب ہیں اب وہ تھوڑی دور چلکر تھکتا ہی لیکن اسکی رفتار کا اصلی طریقہ ہاتھوں اور گھٹنوں پر چلنا ہی اسکی تیز رفتاری سے لوگ حیران ہو جاتے ہیں خواہ زمین کیسی ہی سخت ہو کچے گوشت کو وہ ایک عمدہ نعمت سمجھتا ہی اور جنگلی جانوروں کے موافق اسکو پکڑ کر نگل جاتا ہی ۔ (از [illegible])

ایگزبیشن جولائی مہینے میں [illegible] میں ایک جلسہ ہوگا جسمیں ایسے شخص کو جسکی ڈاڑھی اور مونچھیں سب سے بڑی اور نہایت ہی خوشنما ہونگی ایک تمغہ دیا جائیگا چاہئے کہ شائقین وہاں جانے کے لئے فوراً درخواست بھیجیں ۔

لودیانہ ۱۴ و ۱۵ ستمبر کو باران رحمت الہی جس طرح سے نازل ہوئی لوگوں کے دل جو باعث امساک بارش کے پژمردہ ہو رہے تھے از سرنو شگفتہ و شاداب ہو گئے ہیں بارش دونوں فصلوں کے لئے نہایت ہی مفید ہوگی سنا جاتا ہی کہ دور تک خوب جھڑی لگی اور بالکل خنکی ہو گئی ہی گرمی کی شکایت یک لخت رفع ہو گئی ۔

خلاصہ اخبارات تار برقی از الہ آباد ۸ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ع

انگلستان ۲۷۵۰۰۰۰۰ سال گذشتہ کی بچت جو ۲۷۵۰۰۰۰۰ پونڈ تھی قومی قرضہ کے ادا کرنے میں خرچ ہوگی

ہسپانیہ کورٹ نے سینار کاسٹیلڈ کو اجازت دی ہی کہ ۲۰ ملین سٹرلنگ سکہ لوگونسے بطور قرضہ جبراً وصول کیا جائے اور جو فوج محافظت ملک کے لئے ہی اسکو بھی میدان جنگ میں ہمراہ لیجائے اور جو شخص ان دونوں باتونسے انکار کرے اسپر سخت جرمانہ کیا جائے۔

کارتھیجینا میں نااتفاقی اور گرانی غلہ ہو رہی ہی بمقام ٹولوسا میں کارلسٹوں کو سخت نقصان کے ساتھ شکست ہوئی اور انکا شمار ۳۰۰۰ تھا کارتھیجینا پر گولا اندازی شروع ہوئی ہی۔ مفسد سمندر کے کناروں کے شہروں سے سامان رسد جمع کر رہے ہیں برٹش اڈمرل نے مفسدوں کو اطلاع دی ہی کہ اگر تم کسی شہر پر گولا اندازی کروگے تو ہم تمسے لڑینگے۔

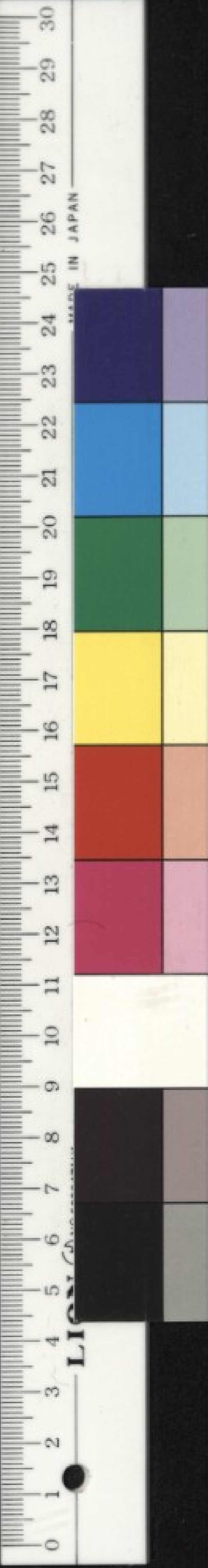
فارس یہانکا وزیر برخاست کیا گیا سننے میں آیا کہ یہ پہلا ہی تحقیق میں آئی ہی فارس کا وزیر اعظم قید کر کے مقام کوم کو بھیجا گیا شاہ نے وزیر کی نسبت اپنا حکم منسوخ کر کے رشت کا حاکم مقرر کر دیا۔

فرانس ۱۱ ستمبر کو پارس میں ہیضہ سے آٹھ موتیں ہوئیں اور ۱۰ کیس ۔

افریقہ جہاز [illegible] مقام زنجبار سے عدن میں معہ ایک جہاز غلامان کے جس میں ۳۰۰ غلام تھے پہنچا انمیں سے صرف پچاس زندہ تھے اور انکے بھی صرف استخوان باقی تھے۔ گورنمنٹ [illegible] اور سامان رسد لیجانیکے لئے بغیر اس جہاز کو اجازت ملی ہی ۔

مسیح کی نسبت ایک بادشاہ کی شہادت

والنس میں نپولین ایک بڑا نامی گرامی اور عظیم الشان بادشاہ گذرا ہی جو تھوڑے ہی عرصہ میں کثرت فتوحات سے اکثر شاہان سلف و خلف پر فضیلت اور سبقت لیگیا یہ اولوالعزم جسطرف بغرض ملک گیری تاخت لاتا طرفۃ العین میں اس ملک کے حاکم کو معدوم ونابود کر کے مالک سلطنت ہو جاتا چنانچہ سو دو سو کے عرصہ میں اسی نادر الزمان بادشاہ نے کوئی ملک فتح کر لئے ہیں جسے بڑھ کر بے نظیر ہیں بعد بل بادشاہ نپولین کی کمال شوکت و شجاعت کو دیکھ کر اسکا



تھے کیونکہ اب تقابلہ تھی یہانتک کہ روس کا بادشاہ بھی
شکست کھا کر پست ہوگیا آخر یورپ کے بادشاہوں نے متفق ہوکر
کیا کہ جس طرف یہ جاوے عالمگیر حملہ آور ہوا اُس طرف کا حاکم مقابلہ
سخت پیش آوے کیونکہ ہم سب کا جدا جدا رہنا اور ہونا حریف کے
لئے غالبا باعث ضعف ہوگا اتفاقا نپولین واٹرلو میں کئی لاکھ
فوج لیکر حملہ آیا وہانکا سپہ سالار جو انگریزوں کی طرف سے تھا گو [illegible]
کثیر فوج نرکھتا تھا تاہم اُسنے بڑی حکمت عملی سے حریف کو شکست
دیکر گرفتار کرلیا القصہ نپولین جزیرہ سینٹ ہلینہ میں مقید ہوکر
بھیجا گیا اُس وقت اُس شہنشاہ مقید نے کیا ہی ایک
عمدہ تقریر قابل تحریر کو آویزہ گوش عالم کیا کہ جس
دنیاوی بادشاہوں کی ناپائداری اظہر من الشمس
ہے کہ باوجود بہت فتوحات اور کثرت شان و شوکت
کے صرف ایک ہی شکست میں کالعدم ہوجاتے ہیں پر
مسیح کی سلطنت پایدار اور دوامی ہے باوصفیکہ ہزارہا
اعدائے اُسپر متواتر حملات کئے اور بہت سے جنگ
ظہور میں آئے تاہم یہ سلطنت رونق پکڑتی چلی جاتی
ہے چنانچہ ایک طرف غضب و تشدد و نفرت اور دوسری
طرف حلم و بلند ہمتی و عجیب توکل تھا عیسائیوں کا
خون سیلاب کی طرح بہہ نکلا پر مقتول ہوتے
وقت بھی تسلیم و رضا کو ہاتھ سے نہ دیکر صبر کیا کسی کے
قیاس میں آسکتا ہے کہ بدون سپہ سالار کے فوج منصور و
مظفر ہو اور بجز اپنے آقا کے ہزارہا تکالیف اور مصائب کی
برداشت کرکے بغیر خواہش دنیاوی مثل شوکت و عزت کی علی
الدوام ثابت اور وفادار رہکر اُنکے دشمنوں سے مقابلہ کرے بلکہ اپنے
سپہ سالار کے روبرو حالت شکست میں اُسکو دشمنوں کے ہاتھ
سے اسیر کرکے علیحدہ اور کنارہ کش ہوجاتے ہیں چنانچہ اس میرے مقال کا
مصداق میرا حال ہے کہ میں نے باوجودیکہ اپنی شوکت و شجاعت سے
بہت سے شاہوں کو شکست دیکر ایسا رعب کیا کہ گویا عالم امکان میں
انکا کوئی مکان ہی نہ تھا پر آخر باوصف اتنی شان و شوکت کے ایک ہی
شکست کھانے سے میری سب عظمت جاتی رہی اور ایک ہی دفعہ دیکھتے دیکھتے
اقربا اور احباب مجھے تنہا چھوڑ کر علیحدہ ہوگئے اب میں یہودا اسکریوطی جیسے
اپنے ارد گرد دیکھتا ہوں اور باوجودیکہ زندہ ہوں پر میں اپنے منتظمان
ریاست و سپہ سالاران سلطنت سے کچھ اپنی مرضی کے موافق نہیں
کرسکتا پس جب زندگی میں مینے اقربا سے غدر و بیوفائی مشاہدہ کی
تو کس طرح یقین ہو کہ میرے مرنیکے بعد میرے دشمنوں سے انتقام لینگے
کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اب سکندر قبر میں بادشاہت کرتا ہے بلکہ بڑے بڑے
شاہان مثل سکندر و دارا و سلاطین مغلیہ وغیرہم گذر گئے اور انکی
سلطنت انکے ساتھ ہی جاتی رہی مگر دین عیسوی کہ باوجود انکے شکست و
آجتک اپنے سپہ سالار کے علم کے نیچے برابر فتح کرتا ہے اور روز بروز ترقی پر ہے
دیکھو اگر دو بادشاہ باہم برسر جنگ ہوکر سرگرم مقابلہ ہوں تو ظاہر ہے کہ بعد
[illegible] کثیر اقبال کے طرفین میں سے ایک فریق دوسرے فریق پر غالب ہوکر جنگ
متعدد ایام میں یا سر کرتا ہے پر یہ ایک عجیب اور طرفہ جدال ہے کہ جسکا خاتمہ
چند روز یا چند ماہ میں حال بلکتا ممکن ہے کیونکہ یہ مجادلہ مثل شاہان اعظم
تا آخر کے نہیں ہے کہ میعاد معدودہ میں فرو ہو جاوے یہ جنگ استمراری ہے
کہ جو تین سو برس تک انکے رسولوں سے شروع ہوا اور اُنکے جوانوں کے بعد ہوتے
اسطرح پر متواتر ہوتا چلا آیا پہلے پہل دین عیسوی کی منادی کرنیوالے
شہید ہوئے بلکہ تین سو برس تک یہی رسم جاری رہی کہ جو سردار ہوتا
اُسکو اعدا قتل کرڈالتے تھے اور دین کے خادم کو زندہ نہ چھوڑتے چنانچہ
اس جنگ میں جو شاہان روئے زمین بالاتفاق دین عیسوی کے معدوم
و مفقود کرنے میں نہایت ہی سرگرم اور آمادہ تھے اور عیسائیوں کے ساتھ
کچھ فوج نہتی کہ جنکے وسیلے سے پذیرائے جنگ ہوں پر انکو ایک عجیب طاقت
غیبی حاصل تھی کہ جسکی فہم سے انسانی عقل دست بستہ ہے صرف تھوڑے سے
اشخاص زمین کے سطح پر پراگندہ اور منتشر ادھر ادھر بستے تھے
اور کوئی صورت انکے اجتماع اور فراہم ہونیکی بجز صلیب پر ایمان
لانیکے نتھی کیا ہی عجیب جھنڈا تھا جو مسیح کی موت کا باعث ہوا
معتقدان کے لئے یہی علم سلاح جنگ ہوا انکا قول تھا کہ مسیح انسان کی نجات کے
لئے مرا پیران سادہ اور تلطف آمیز الفاظ نے اعدا کے دلوں میں ایک عجیب شورش
خروش پیدا کیا کہ برافروختہ ہوکر مستعد بجنگ ہوئے بڑے بڑے شہنشاہ
مثل سلاطین مذکورہ بالا کے دنیا میں آئے پر آخر انکے سب نیستی کے عالم میں گوشہ
نشین ہوکر تخت شاہی کو خاک میں ملاگئے مگر دین عیسوی کا قیام و دوام
باوجودیکہ اِس دوامی سلطنت پر حملات مختلفہ بے مہری اور حقارت کے
اہانت سے وقوع میں آئے تاہم اس سلطنت ابدی پر کچھ تنزل اور زوال
عاید نہوا بلکہ ہر نہج ترقی پذیر رہا عجب امر ہے کہ اسکو [illegible] ہوئے بھی
سکندر کے فتوحات کے ہم ثناخوان ہیں پر یہ عالمگیر تمام قوموں بلکہ
ساری دنیا کو اپنی سلطنت میں شامل کرنا چاہتا ہے مسیح اُس
حقیقی محبت کا خواستگار ہے کہ جسکا حصول ہر فرد بشر کو اپنے اقربا خصوصاً
بھائی کو بھائی سے اور باپ کو بیٹے سے علی ہذا القیاس دوست کو دوست سے
غیر متوقع اور مشکل ہے لیکن برخلاف انکے مسیح اُس الٰہی محبت کا مدعی ہے
سکندر اعظم باوجود ان کثیر فتوحات اور شان و شوکت کے اس الٰہی
محبت سے محروم رہا اگرچہ ہر جانب اُسنے نصرت حاصل کی مگر کوئی اُسکے دلی
دوست نلا وہ صرف مسیح ہے کہ سب قوموں میں جسکی گفتار رہنما اور اُسکی
تقریر محبت کی نتیجہ ہے جسکی تقریر دلپذیر ایسی پرتاثیر ہے کہ انسان کو
دنیا و مافیہا سے الگ کرکے مسیح کا دامن گیر کرتی ہے مسیح کا یہ ایک بہت
بھاری معجزہ ہے کہ انسان ہدایت یافتہ معاملات دنیاوی سے یکسر
کنارہ کش ہوکر اُسکی محبت میں پابند اور حقیقی خادم ہوجاتا ہے اور جب میں
نظر تعمق اور غور سے دیکھتا ہوں تو مجھے ایک عجب حیرانی دامنگیر
ہوتی ہے کہ میں اب جزیرہ سینٹ ہلینہ میں نگہبان کے نیچے مقید اور محبوس ہوں
کون میرے واسطے دیگر ممالک کو فتح کرتا ہے بلکہ سب دوست قدیم اب میری
رفاقت سے مستغنی ہیں کل یورپ میں کون ہے کہ اس تنہا شاہ بونا
پارٹ کی رفاقت سابقہ کو مد نظر و ملحوظ رکھ کر اس بیکسی میں غمخوار عظیم
ان شاہان بادشاہان کا انجام اسیطرح ہوتا ہے کہ حالت زوال میں
سب اُنہیں بھول جاتے ہیں پر فتحیاب بادشاہوں کا نام محض بلحاظ
اُنکے فتوحات کے طفلان کتب کی زبان پر رہتا ہے اور جو جو اُنہوں نے کار
داد و بیداد کے کئے ہیں وہی کارنامے آفرین یا توہین کے ذکر کا باعث
ہوتے ہیں میرا حال ملاحظہ کرو کہ اسیر ہوکر جلا وطن کیا گیا اور ایسی
مصیبت میں گرفتار ہوں کہ جسکا فوق متصور نہیں اور یہی غم میری
ہلاکت کا باعث ہوگا بس میری اور مسیح کی سلطنت میں یہ کیا فرق [illegible]

[illegible]

بمطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا فقط